ایک دکھ ہو دل پہ تو اسکو کہون
زخم ہے کاری پکاری یا رسول

کاٹی شمشیر اکبر سا جوان
طوق عابد کے گلے کے درمیان
تیر کا طعمہ ہوئی اصغر کی جان
جسم سے اسکے ہی جاری یا رسول

پانی کی رہ ظالمون نے بند کی
رنج میرے شوہر و فرزند کی
بات مانی تو نہ ان کی پند کی
تن سے پیاسی ہی سدھاری یا رسول

آدم و حیوان سے لیکر تا بہ مور
پانی دنیا میں بہت شیرین و شور
پیتے ہیں پانی گروہان دد و دد
نے انھیں پینا نہ کھاری یا رسول

یہ ترے فرزند پر ہو ظلم دہر
دیکھتی ہون گر کہیں پانی پہ لہر
جائے وہ دنیا سے پیاسا ہائے قہر
لگتی ہے مجکو کٹاری یا رسول

کیا کرون بیٹی کی شادی سے سخن
نو سہاگ اپنے کی کھلا کر دلھن
بھر کے لوہو سے دھری کو پالکین
تخت چڑھتے ہی اتاری یا رسول

بیٹی کو دولھن کہیں ہو بیاہ جب
ارسی مصحف نے کیون شادی کی شب
اس دولھن کو بیوہ زن سے لئے ہیں سب
کی نہ اس سے سازگاری یا رسول

دلہن سمدھن کیا نہ کہتی ہوئے گی
بدشگون کہ کہ بہو کو روئے گی
لال سا بیٹا جو اپنا کھوئے گی
کسطرح کی ہے یہ خواری یا رسول

ہے یہی بہتر کہ میں بھی اب مرون
معذرت کسدن میں سمدھن کی کرون
ایک دکھ جو ہووے تو اسکو بھرون
بانو کی غمگساری یا رسول

رات دن اس غم سے میں سوتی نہیں
اس مصیبت بیچ کب ہوتی نہیں
کس گھڑی میں بیٹھی روتی نہیں
حال ہے مجھپر یہ طاری یا رسول

یہ بیان کرتی تھی جب بانو یہ بین
ہٹ سرہانے سے کہتی تھی واحسین
تھا عجب ارض و سما میں شور و شین
گاہ رو رو کر پکاری یا رسول

مرثیہ دیگر

ہے مجنون حسین و دل عالم وادی
پاس نہیں خلق کے ہو کر بادی
اشک کی فوج ہے زنجیرۂ فولادی
چشم سے تا بقدم راہ انہیں بتلادی

غم ہو سینے میں تو کیونکر نہ کرے اشک ہجوم
سن کے باہم یہ محرم میں مچاتے ہیں دھوم
طفل و دیوانہ چلے آئے ہیں لازم ملزوم
جسکو دیکھوں ہوں سو ہاتھ انکے سے ہے فریادی

پھر یہی از سر نو جب سن ہجری کا سال
دیکھکر انکو یہ ہو جائے ہے اسکا یہ حال
شعلہ کرتے ہے ہوا اسے ماہ محرم کا ہلال
کہ نہ ویرانہ ہی چھوڑے ہے نہ پھر آبادی

آہ ہے اسکا علم اور سرشک اس کی فوج
گر ہو کو عشرت کی مماثلت کرے اسکا اوج
آئے ہے سینے سے وہ چشم تلک مارے موج
تاب کیا رہ سکے دلمیں جو سرور و شادی

ایکدن غم سے خوشی نے یہ کہا سن اے غم
کام دنیا کا ترے ہاتھ رہے ہے درہم
تجھسے بیچین ہے تا حور و ملک سے آدم
دلکو آفاق کے تئین کس لیے ہے ایذا دی

سن کے بولا جو اذیت میں ہیں تجھسے احباب
انکے احوال کو ٹک دیکھو تو روز حساب
حق میں انکی یہ اذیت کو مجھ عین صواب
تیرے سکھ دینے سے جن شخصوں کے دل میں جا دی

وہ مسلماں ہیں کریں آج گریبان نہ جو چاک
وہ مسلماں ہیں نہ منہ پیٹیں جو ہو کر غمناک
وہ مسلماں ہیں نہ ڈالیں جو سر اپنے پہ خاک
وہ مسلماں ہیں تجھے دلمیں جنھوں نے جا دی

وہ ہی دیندار ہے آل نبی کا ہو درد
وہ ہی دیندار ہے آج کے دن جو دم سرد
وہ ہی دیندار ملے چہرے سے اپنے جو گرد
وہ ہی دیندار جسے اندنوں میں ایذا دی

کسطرح دو نہیں کہو دل کو محبوں کے چین
کیا کہوں تجھے مفصل اسے یعنی کہ حسین
تشنہ لب ذبح ہوا سبط رسول الثقلین
باپ جسکا ہے علی ماں ہے پیمبر زادی

خویش و فرزند و عزیز اسکے لیے جسدم مار
جتنے نامرد تھے دنیا کے انھوں سے تلوار
تن تنہا وہ رہا اس پہ تو پھر ایک ہی بار
نہ کسیلے کی چلے بن رہی نہ فولادی

گذری اسدم جو کچھ اس سید ابرار کے سر
نہوئی ہوگی نہ ہوگی کسی گنہگار کے سر
سبط احمد ولد حیدر کرار کے سر
کسی جلاد سے آفاق میں یہ جلادی

جو ہو زخمی ہو گرا گھوڑے سے جب وہ شہ دین
خاک پر ڈال دیا اس تن عریاں کی تئین
ان سے سر کاٹ لیا تھا جو وہ اک شمر لعین
نہ کفن کے لیے دی اسکو گزی نے کھادی

دیکھ وہ سر کہا جن نے ہے یہ صورت کس کی
ہے یہ وہ شخص کہ ہے بنت نبی ماں جس کی
یہ سخن بولی لعینوں میں زبان جس کسکی
باپ کو تھا یہ نبی رابطہ دامادی

جب لگے چلنے لعین دھر کے وہ سر نیزے پہ
اپنے سے کشتے تو کیے دفن جنازہ پڑھ کر

وہ جو فرزند محمد کے بڑے تھے بے سر
تا چہل روز بستر تن نہ بچا اُس بٹھانو
اے اسطرح کیا قتل نبی کا وہ گانو
چرخ نے تخم ستم واسطے اُن کے بویا
تیغ کیواسطے تھا روز ازل سے گویا
تو تجھے یہ یقین ذات خدا کو حاضر
بن سے منھ موڑ کے دریا مین لہو کے آخر
لوٹ کر لیچلے جب اہل حرم کو ہیہات
جو سوار اشتر ننگی پشت پہ تھین مستورات
تنہ لیجانیکا آگے نہ گئے یہ ناکام
اہل بیت نبوی شقیون نے پہونچا کر شام
نذر وہ آل نبی سے کیا شیطانون نے
جن کفار کے نزدیک مسلمانون نے
بس خوشی از رہ انصاف کر اب اسکو غور
ان دونون تجھ سے موالی رکھین صحبت کسطور
مہربان غم نے خوشی کو جو کیا بخت مین بند
دل عالم کے اڑی یون کہ جون آتش سے سپند

ایک کی لاش زمین کھود نہ وان گڑوادی
یون پڑے تھے کہ کبھی دھوپ تھی ابر کو چھانو
شہر اسلام مین تھی جس کے سبب آبادی
رہا اس تخم کے پھل کھانے کو ان کا جویا
گردن آل محمد پہ خط آزادی
نہ کیا پاس علی کا نہ نبی کی خاطر
کشتی آل نبی شامیون نے بٹھلادی
اُس مصیبت کی کہان تاب جو کہہ سکتی بات
ماں بتول اُنین کسو کی تھی کسو کی دادی
ہے یہ ڈر سوئے ادب پر ہو اسکا انجام
جا کے دی اپنے خلیفہ کو مبارکبادی
نہ جسے آنکھون ہی دیکھا نہ سنا کانون نے
کر دیا خانۂ دین بیت ہو جون ایرادی
اشقیا جب کرین مولائے دو عالم پر جور
دلین کسطرح محبون کے ہو جائے شادی
کھائی آنکی محرم مین خوشی نے سوگند
ظالمون پر گئی نزدیک خدا فریادی

مرثیۂ دیگر

گیا گودی مین جب مرجھائے اصغر
فلک ایسا ستم دکھلائے اصغر
لگی بانو یہ کہنے ہائے اصغر
جیون مین اور تو مرجائے اصغر

نہ تھی امید تو یہ دن دکھاوے
اکیلا یون مجھے تو چھوڑ جاوے
شب و روز اپنے ماتم مین بٹھاوے
یہان اب کس سے دل بہلائے اصغر

مری گودی سے کیونکر اٹھ گیا تو
مین حیران ہون یہ کیا جادو کیا تو
نہ پاؤن سے کبھی ہرگز چلا تو
تجھے اب کون مجھ تک لائے اصغر